السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک مولانا صاحب نے سورۂ نساء کی آیت نمبر:۹۶ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی مسلمان غیر مسلم ممالک میں مستقل طور پر رہائش پذیر ہے۔ وہ اگر فوت ہو جائے تو جنت کا وارث نہیں ہو گا، جبکہ ہمارے بے شمار دوست واحباب غیر مسلم ممالک میں رہائش پذیر ہیں؟ وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے آیت کا ترجمہ ملاحظہ کریں، جس کی تفسیر میں مذکورہ بالا بات کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’جو لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں تم کس حال میں بتلا تھے؟ وہ کہتے ہیں ہم زمین میں کمزور و مجبور تھے، فرشتے انہیں جواب میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے، ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت ہی بری جگہ ہے۔ مگر جو مرد اور عورتیں اور بچے فی الواقع مجبور اور بے بس ہیں اور وہاں سے نکلنے کی کوئی تدبیر اور راہ نہیں پاتے امید ہے ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا اور بخشنے والا مہربان ہے۔‘‘ [النسآء/۴:۹۷۔۹۸۔۹۹]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان آیات کے متعلق فرماتے ہیں کہ مکہ میں کچھ مسلمان لوگ تھے جو مشرکین کا ساتھ دیتے اور مقابلہ کے وقت ان کی جماعت میں اضافے کا باعث بنتے تھے۔ جنگ وغیرہ میں مسلمانوں کی طرف سے کوئی تیر انہیں بھی لگ جاتا اور ان میں سے کسی کو تلوار لگتی تو زخمی ہو جاتا یا مر جاتا، ایسے لوگوں کے متعلق یہ آیات نازل ہوئی ہیں۔ [صحیح بخاری، التفسیر:۴۵۹۶]

ان آیات میں ہجرت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے کہ جب کسی جگہ پر رہتے ہوئے دین اسلام پر عمل کرنا مشکل ہو تو وہاں سے ہجرت کر جانا چاہیے اور اپنے دین کو بچانے کے لئے فکر کرنی چاہیے۔ لیکن جب پورے عرب میں اسلام کا بول بالا ہو گیا تو پھر ہجرت کی ضرورت باقی نہ رہی، تاہم اگر کسی مقام پر ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ مسلمانوں کو کسی خطہ میں رہتے ہوئے دینی شعائر بجالانے ممکن نہ ہوں یا وہاں رہنا کفر اور اہل کفر کے لئے تقویت کا باعث ہو تو انہیں وہاں سے ہجرت کرنا لازم ہے تاکہ دینی اقدار کو بچایا جائے اور شعائر اسلام پر عمل کیا جائے۔ ہاں! اگر غیر مسلم ممالک میں رہتے ہوئے دینی شعائر بجالانے میں کوئی قدغن یا پابندی نہیں ہے۔ وہاں کے باشندے آسانی کے ساتھ اپنے اسلام پر عمل پیرا ہیں تو ان کے لئے وہاں سے ہجرت کرنا ضروری نہیں ہے۔ اس وضاحت کے بعد مولانا کا مذکورہ فرمان محل نظر ہے کہ ’’اگر کوئی مسلمان غیر مسلم ملک میں مستقل طور پر رہائش پذیر ہے اور وہاں فوت ہو جائے تو جنت کا وارث نہیں رہے گا۔‘‘ پھر غیر مسلم ممالک سے ہجرت کر کے کس مسلم ملک کا رخ کیا جائے جہاں پورا اسلام نافذ ہو، بہر حال ہماری نظر میں آج کوئی غیر مسلم ملک ایسا نہیں ہے جہاں مسلمانوں کا اسلامی شعائر پر عمل کرنا دشوار ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:441